نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالانہ بلا محصول ۴ عہ ۔ قیمت سالانہ معہ محصول ۵ عہ

نمبر ۱۲ جلد ۴ ۔ لودیانہ ۲۲ مارچ ۱۸۷۶ء ۔ قیمت فی پرچہ ۲ پائی

ایمان کا جھنڈا یا اللہ ہم کو گر کرچکے
آسمانو پر خدا علیم ہے تیری سلطنت پاک
جو کہ جنگ کا ہے سامان بخشا ہے تو انعام

ہو وہ نام ہی پاک پناہ ہم کو تو کرتے ہیں
کلیسیا کے سب غنیم ہیں تیرے سامنے خاک
ہمارا قلعہ ہو تو بچا نشو ہے ہو وہ نام

نور افشاں

— صاحب اخبار کوہ نور بحوالہ انڈین پبلک اوپنین تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ یوریشین و راکثر بے معاش عیسائی یتیموں کے گروہ کے گروہ روزی کے لئے ملک میں آوارہ پھرا کرتے تھے اور اپنی مفلسی کے ناشایستہ حرکات کے باعث اپنے مقدس مسیحی لقب کی بدنامی کا باعث ہوتے تھے اس لئے بہت مناسب معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کو روٹی کمانیکا ذریعہ سکھانا اور زندگی کو عزت سے بسر کرنیکے ڈھنگ پر ڈالنا چاہئے تاکہ آیندہ وہ بھی اپنے ہم نوع خلقت کے ایک باتمیز رکن بنکر زندگی کے مراحل کو طے کر سکیں۔ چنانچہ انکی اصلاح امور معاش کے لئے ملتان میں دستکاری کا ایک مدرسہ جاری کرنے کی تجویز ٹھہری اور وہاں کے چاپلین — صاحب کی نگرانی میں لفٹنٹ کرنیل مسٹر نکٹ صاحب اور ڈاکٹر ویل صاحب کے اہتمام سے جاری بھی ہو گیا مگر اتنے بڑے اور ایسے کار خیر کے لئے بہت سا

روپیہ درکار ہی کیونکہ اونکو مکان خوراک لباس اُستاد یہہ سب مفت نہیں آسکتے مخیر انگریزوں سے بالحاج چندہ کی درخواست کی جاتی ہی جب ہندوستانی عیسایوں کے ہم مذہب لوگ بھی اس مدرسہ میں داخل ہونگے تو وہ کیوں اپنی توفیق سے ایسے کار خیر میں مدد نہیں لیتے +

فی الحال نجاری کا سارا لوازمہ بہم ہوگیا باقی پیشوں کا سامان بتدریج ہوتا رہیگا کیونکہ اس ملک میں یہہ کام چلتا ہوا ہی + ہم صاحبان مندرجہ بالا کو کار خیر کے جاری کرنے کی مبارکباد دیتے ہیں +

—— وکٹوریہ کالونی سے جو ٹی بستی داخل ممالک محروسہ ملکہ عالیہ ہی دس سال تک جو طلا حاصل ہوئی تفصیل اُسکی برائے ملاحظہ ناظرین ذیل میں درج کیجاتی ہی +

سنہ ۷۶ء میں پندرہ لاکھ چھپن ہزار پانسو کاسی اونس +
سنہ ۷۷ء میں چودہ لاکھ تیرانوے ہزار آٹھ سو اکیس اونس +
سنہ ۷۸ء میں چودہ لاکھ چوہتر ہزار ایک سو ستاسی اونس +
سنہ ۷۹ء میں تیرہ لاکھ ۷۰ ہزار نو سو تین اونس +
سنہ ۸۰ء میں بارہ لاکھ اکاسی ہزار آٹھ سو اکتالیس اونس +
سنہ ۸۱ء میں تیرہ لاکھ تین ہزار تین سو ۹۷ اونس +
سنہ ۸۲ء میں تیرہ لاکھ ستر ہزار ایک سو دو اونس +
سنہ ۸۳ء میں بارہ لاکھ ۹۴ ہزار چار سو سات اونس +
سنہ ۸۴ء میں گیارہ لاکھ دو ہزار چھ سو چودہ اونس +
سنہ ۸۵ء میں دس لاکھ ۹۰ ہزار تین سو بائیس اونس +

واضح ہو کہ ایک اونس طلا چالیس روپیہ کا ہوتا ہی +

—— مدراس ٹیمس میں لکھا ہی کہ اندنوں چاندی کا نرخ بہت گھٹ گیا ہی اور چاندی ارزاں قیمت پر فروخت ہورہی ہی کہتے ہیں کہ ۸۰ کروڑ روپیہ کے سکجات جرمن میں ہیں اور ۸۰ کروڑ کے انکی خبر ہی اسوجہ سے چاندی ارزاں ہوگئی اگر ہمیشہ کو یہی نرخ نہیں رہیگا جلد تبدیل ہوجاویگا +

—— اخبار منشور محمدی ۲۰ فروری سنہ ۸۹ء میں ایک کارسپانڈنٹ صاحب کی طرف سے بعنوان رجواب شمس الاخبار لکھنو جو لکھا گیا ہی۔ اُسمیں صاحب کارسپانڈنٹ نے عیسایوں کو یہہ الزام دیا ہی کہ عیسائی تثلیث کے ماننے سے بت پرست ٹھہرتے ہیں یعنے بجائے ایک خدا کے تین خدا مانتے ہیں سو یہہ اُنکا بیجا خیال ہی کوئی عیسائی تین خدا کو نہیں مانتا بلکہ بجائے تین کے ایک کو مانتا ہی اور تثلیث واحدانیت میں کچھہ خلل ڈالنے والی بات نہیں ہی کیونکہ جب ہم یہہ مانتے ہیں کہ وحدت فی التثلیث و تثلیث فی الوحدت پھر کہاں تین خدا مانے گئے +

ہم اسبات کا جواب صاحب شمس الاخبار کو دے چکے ہیں کہ جو مذہب کی بدعت کا انکاری ہو تو اُسپر اُس بدعت کا الزام لگانا مناسب نہیں ہی کہ جس سے وہ خود انکاری ہی پھر نہیں معلوم کہ کارسپانڈنٹ صاحب کیوں اُسی لکیر پر چلتے ہیں +

اب پھر ہم یہہ ہی کہتے ہیں کہ جو شخص کسی بدعت کا انکاری ہو اُسپر ہرگز الزام اُس بدعت کا لگانا نہ چاہئے کہ جس سے وہ انکار کرتا ہی +

—— ہم بافسوس تمام و رتاسف مالاکلام اس خبر حسرت اثر کو لکھتے ہیں کہ حضور لارڈ بشپ کلکتہ نے جسکا نام بشپ مِلمن صاحب تھا ۱۵ ماہ حال کو بمقام راولپنڈی انتقال کیا + صاحب ممدوح بڑے جفاکش اور دیندار صاحب خلق انسان تھے اُنہوں نے تمام ہندوستان میں انجیل کے پھیلانے میں کمال محنت و جانفشانی کی تھی ایسے دیندار اور جفاکش کی وفات کا حال جسنے سنا ہوگا ضرور افسوس کیا ہوگا +

—— حضور جنابہ ملکہ معظمہ کے خطاب میں ۲۴ مئی سنہ ۸۹ء کو جو حضور ممدوح کی سالگرہ کا دن ہی ایزاد ہوگی یعنے خطاب شہنشاہ سے ملقب ہونگی اُسروز اور چند صاحبان کو بھی خطاب عطا ہوگا +

اس خطاب شہنشاہی سے اہل ہند نہایت ہی خوش ہونگے اور یقین ہی کہ اُسروز ہندوستان میں ایک عمدہ خوشی کا دن ہوگا +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار اور اُسکے ہندوستانی رفیقوں کا مالیر سے روانہ ہوکر ایک گاؤں میں شب باش ہونا

بختیار نے کہا چوہدری صاحب علمیت کی بات جو آپ کہتے ہیں تو ویسا علم تھوڑا بہت ہمارے یہاں بھی موجود ہی ہندوستان کچھہ علم سے بالکل محروم نہیں بلکہ بہت علوم ایسے ہیں کہ خود یہاں ہی سے ایجاد ہوکر اور ملکوں میں پھیلے ہیں اور نہ ہمارے آس پاس کے ملک کچھہ علم سے خالی ہیں کیا برہما اور کیا چین ماچین کیا تبت اور کیا کابل قندھار بلخ اور بخارا وغیرہ سبھوں میں کسی نہ کسی فن کے علم کا چرچا چلا ہی جاتا ہی اصل پوچھو تو پہلے پہل علم کا شروع ہماری ایشیا سے ہی ہوا تھا اور سب سے اول اسی نے تہذیب میں قدم دھرا تھا کاشمیر کی شالبافی سلطانپور کی چھینٹیں راہوں کی گھاتیں مالیر کوٹلے کے کھیس ہندوستان کی پگڑیاں بنارس کی کمخواب ڈھاکہ کی ململ اور دوکھنی مشروع اُندنوں یہاں ایجاد ہوتے تھے جب فرنگی ابھی چوپانوں کیطرح زمین میں گڑھے کھود کر رہتے تھے اور بدن پر کالک ملے سر کے بال چوروں کیطرح گوندھ کا ندھکر پیچھے لٹکائے رکھتے تھے لیکن یہہ بات کچھہ ہماری تعریف میں داخل نہیں ہی کیونکہ فرنگی اپنی محنت اور ثابت قدمی کے طفیل ہمسے پہلے بڑھنگئے اور ہم جو پہلے کے تھے اپنی سستی اور کمدلی کیوجہ سے پیچھے رہ گئے فرنگیوں کی بڑی کوشش اوزاروں یا کلوں کی درستی پر ہی کیونکہ جس قدر اوزاروں میں درستی ہوگی اُسیقدر کام میں صفائی اور عمدگی پائی جاویگی مگر جب ہم اپنے یہاں کے اوزاروں کو دیکھتے ہیں تو برابر ایک ہی پرانی وضع کے پاتے ہیں اور کچھہ عجیب نہیں کہ حضرت نوح کے وقت سے ایسے





ہی چلے آتے ہوں کاشمیر تو دور ہی لودیانہ میں ہی شالبافوں کے کارخانے دیکھ لو کہ کیسی بھدی تانت اور اُسی وضع کا ہاتھ ہی اور کرگہ میں آدمی کی حالت وہی نیم تن در گور باشد نیم تن در زندگی کی چلی جاتی ہی کسی کے خیال میں نہ آیا کہ اسکے بننے کی کوئی آرام والی اور اچھی صورت نکالی جاوے یا تانی کا پہنا بڑھانے اور اُسی قسم کے کچھ بنانیکی تجویز کیجاوے بالفرض اگر اُنکے کام میں کچھ صفائی پائی جاتی ہی تو وہ صفائی اُن کے ہاتھوں کی صفائی ہی نہ کہ اوزاروں کی یہی حال اور حرفکاروں یعنے سنار لوہار بڑھئی کمہار وغیرہ کا ہی جو محض تجربے اور کثرت سے کام اچھا بنا لیتے ہیں مگر اوزار اُن کے کسی کام کے نہیں انگریزی ادنی ادنی چیزوں کے کارخانوں میں جاکر دیکھو تو اوزاروں کی صفائی اور درستی دیکھکر عقل دنگ رہجاتی ہی سوئی یا دیا سلائی کیا چیز ہی پر صرف اسی کے کارخانہ کا کچھ پتہ نہیں لگ سکتا۔ دانا کہتے ہیں کہ خیالات کا گندے اور نکمے پن سے صاف ہو کر معقول اور پختے ہونا اور انشاپردازی اور شاعری کا جھوٹھ اور مبالغہ سے صاف ہو کر سلیس اور مصفا بننا تہذیب کی علامتیں ہیں چنانچہ انگریز بھی ایسی بات کے قایل ہیں کہ جسقدر ہمارے لوگوں نے تہذیب میں ترقی کی ہی اُسیقدر ہماری کتابیں بیمعنی اور بیہودہ باتوں سے پاک اور صاف ہو گئی ہیں بلکہ شکست کھاتے ہوئے ملک کو نہ لوٹنا ہارے ہوئے سپاہیونکو پناہ دینا اہلعزت کو عزت بخشنا بادشاہی خاندان کو اگر غدر کا اندیشہ نہ ہو تو بدستور قایم رکھنا مظلوم انسان پر رحم کرنا عورات کی عزت اور قدر کرنا برانی عمدہ عمدہ عمارتوں کو نہ ڈھانا سب تہذیب کی علامتیں ہیں اور فرنگیوں میں یہہ سب باتیں پائی جاتی ہیں مگر فرمایئے میرا وہ قول کہ اپنے استعمال کے اوزاروں اور کام نکالنے کے ذریعوں کو عمدہ اور مفید بنانا تہذیب کی علامت ہی صحیح ہی کہ نہیں مجھے تو اس ملک کے جھگڑے اور انکے (اشارہ وزیر علی کی طرف)

ہندوستان کی بہلی اور یکے دیکھ کر نہایت تعجب ہوتا ہی جنکے ہچکولے اور بے آرامیاں لوگ نسلاً بعد نسلٍ سہے چلے جاتے ہیں اور کسی کے خیال میں نہیں آتا کہ صرف ایک کمانی لگانے سے یہہ سب تکالیف رفع ہو سکتی ہیں چوہدری جو کچھ کچھ خواندہ آدمی تھا بختیار کی باتیں سنکر نہایت خوش ہوا اور مسکرا کر کہنے لگا کہ بھائی تمہاری باتیں تو آب زر سے لکھنے کے لایق ہیں ہمکو ایسی باتیں سننیکا آگے کبھی اتفاق نہیں ہوا مگر یہہ کہو کہ تہذیب کا لفظ جو بار بار تمہارے منہہ سے نکلتا ہی اسکے معنے کیا ہیں میں تو یہی جانتا تھا کہ تہذیب فقط آراستگی کو کہتے ہیں مگر تم اس لفظ کو ہر ایک بات میں استعمال کرتے ہوئے نظر آتے ہو۔ بختیار ابھی جواب دینے کے لئے آمادہ ہوا ہی تھا کہ سرپر پنڈت جی نے آکر کہا کہ صاحب شام کے کھانیکا بھی کچھ فکر ہی یا خالی انہیں باتوں سے پیٹ بھر چھوڑو گے اٹھئے کہیں ڈیرے کی جگہہ پسند کیجئے اور کھانے دانے کی فکر کیجئے یہہ بات سنکر چوہدری نے کہا بھائی ذرا ٹھہر جاؤ اور دم لو کھانے کی فکر بھی ہو جائیگی اتنا گھبراتے کیوں ہو اور پھر بختیار سے پوچھا کہ بھائی تو تو ہمارا بیشک ہموطنی ہی اور تیرے ساتھ کے آدمی ہندوستانی ہیں بتلاؤ تمہاری انکی ملاقات کیونکر ہو گئی اور اب آتے کہاں سے ہو بختیار نے وزیر علی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ صاحب دہلی کے بڑے چوہدریوں میں سے ہیں اور باقی کے آدمی انکے ساتھ کے ہیں یہہ لوگ سیر دیکھنے کی خاطر اس ملک میں آئے تھے لاہور میں ہماری انکی ملاقات ہو گئی اور اب اکٹھے پٹیالہ کو جاتے ہیں چوہدری نے کہا اب تو یہہ بھی اشراف زادے ہیں اور میری عرض ہی کہ تکیہ میں اُترنے سے آپ لوگوں کو ضرور تکلیف ہوگی اگر منظور ہو تو میری گھر کی ڈیوڑھی میں تشریف لے چلو اور وہیں آرام کرو چارپائی وغیرہ بھی مل جائیگی اور

حقہ پانیکا بھی آرام ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی عرض ہی کہ روکھی سوکھی روٹی جیسی زمینداروں کی ہوتی ہی حاضر کیجائیگی آپنے قبول فرمالیا۔ میرا دستور ہی کہ جب کوئی بھلامانس اس گاؤں میں آٹھہرتا ہی تو اُسکو اپنے مکان میں لیجا کر اُتارتا ہوں اور جسقدر ہو سکتا ہی حسب المقدور اُنکی خدمت کرتا ہوں بختیار نے اشارۃً وزیر علی کا منشا معلوم کرنا چاہا اور اتفاق رائے دیکھکر کہا کہ کیا مضایقہ ہی اشراف اشرافونکی قدر کرتے آئے ہیں اور ہماری بڑی خوش نصیبی ہوگی کہ آپکی صحبت میں رات بسر کر جائیں غرض لمبردار نے اُنکو ساتھ لیجا کر ڈیوڑھی کے چبوترے پر جا بٹھلایا اور گاؤں کے چونکیدار کو اُنکی خدمت کے لئے چھوڑا آپ کھانا تیار کروانے کے لئے گھر چلا گیا اور پنڈت جی کے لئے سوکھا سیدھا سمجھوا کر علیحدہ چونکا کروا دیا جب شام ہوئی تو کٹوروں میں بڑیاں اور چنگیر میں روٹیاں رکھکر مہمانوں کے آگے لا رکھیں اور آپ بھی ساتھ بیٹھ کے اچھی طرح کھایا اور کھلایا کھانے سے فراغت پا ایک حقہ بھروا کر مہمانوں کے آگے رکھوا دیا اور پانچ سات اور تازہ کروا چوپائی کے پاس دھروا دئے کیونکہ گاؤں کے لوگ کھانے کے بعد اکثر گپ شپ کے لئے وہاں آیا کرتے تھے۔ باقی ہفتہ آیندہ

عیسوی مذہب کا ثبوت

(انجیل خدا کا کلام ہی۔ عمدہ تعلیم کی شہادت)

اگر کوئی شخص ہم کو کسی کتاب کو دکھلا کر دعوی کرے کہ یہہ کلام اللہ ہی تو ہم ضرور یہی کہیں گے کہ ہمیں ضرور اسکی تحقیق کرنی چاہئے کہ وہ تعلیم جو اس میں پائی جاتی ہی خدا کی مرضی کے مطابق ہی یا نہیں۔ جب ہم انجیل کو کلام الٰہی کہتے ہیں تو ہمیں یہہ بھی دریافت کرنا چاہئے کہ وہ تعلیم جو اسمیں پائی جاتی ہی خدا کی مرضی کے موافق ہی یا نہیں۔ اگر اسکی تعلیم

اسکی مرضی کے مطابق ہو تو بیشک اسکو تسلیم کرنا چاہئے ورنہ اسکو رد کریں۔ یہہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ اگر انجیل کی باتوں میں سے بعض بعض ہماری سمجھ میں نہ آویں تو ان پر تعجب کر کر انکو رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جسطرح آسمان زمین پر فوقیت اور ترجیح رکھتا ہی اُسیطرح خدا کی سمجھ ہماری سمجھ پر لڑکا اپنے باپ کی تعلیم کو ہرگز جھوٹا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہی کہ میرا باپ مجھسے زیادہ دانا ہی۔ بعینہٖ اسیطرح انجیل کو اگرچہ اسکی بعض بعض تعلیمیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں خدا کا کلام کہتے ہیں اور اُسے لوگوں کو سُناتے ہیں۔ اور ہم دعوا بھی کرتے ہیں کہ انجیل کی تعلیم سراسر خدا کی مرضی کے موافق ہی۔ دیکھو ان دنوں میں بہت لوگ ہیں جو انجیل سے واقف ہیں مگر اسکی تعلیم پر بڑے بڑے اعتراض کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان باتوں پر جو ہماری سمجھ سے بعید ہیں مثلاً مسیح کی الوہیت اُسکا مجسم اور کفارہ ہونا اور ایسے ایسے مشکلات جنکو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی سوال کرتے ہیں۔ ہمکو صرف اُن تعلیموں کو دریافت کرنا چاہئے جو ہماری سمجھ میں آسکتی ہیں +

سب لوگ اسبات پر متفق ہیں کہ خدا تعالے قادر مطلق حاضر و ناظر دانا عادل پاک اور مہربان ہی۔ دیکھئے انجیل میں بھی یہی تعلیم ہی جو آدمی انجیل کی تعلیم سے واقف ہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ تمام صفات الٰہی انجیل میں مندرج ہیں۔ اسمیں لکھا ہی کہ اگرچہ خدا تعالے تمام قسم کے گناہوں سے نفرت رکھتا ہی تو بھی گنہگاروں کو پیار کرنا اور انکو نجات دینی چاہتا ہی چنانچہ اُسنے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اپنے بیٹے مسیح عیسیٰ کو دنیا میں بھیجا کہ وہ ہمارے لئے جان دیوے تاکہ ہم نجات پاویں۔ جو شخص انجیل کو از روے انصاف کے پڑھے تو اُسکو بخوبی معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ دانا پاک رحیم محبت کا چشمہ اور حقیقی باپ ہی۔ اگرچہ اور کتابوں میں بھی لکھا ہی کہ خداوند تعالیٰ رحیم عادل پاک ہی لیکن اُنکی تعلیموں سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا بالکل رحیم نہیں ہی۔ جو آدمی اپنے آپکو یتیم سمجھتا ہی وہ انجیل کے پڑھنے سے معلوم کر لیتا ہی کہ میرا باپ خداوند تعالیٰ ہی اور جو اپنے آپکو پلید اور گنہگار تصور کرتا ہی وہ دریافت کرتا ہی انجیل سے کہ خدا مجھے ضرور بچانے کے لئے طیار ہی وہ کسی گنہگار کی ہلاکی پر راضی نہیں ہی بلکہ وہ یہی چاہتا ہی کہ سب کے سب سچے تابعدار ایماندار ہو کر نجات ابدی حاصل کریں۔ اے بھائیو ہم تمہاری منت کرتے ہیں کہ اگر تم خدا کی محبت و رحمت سے واقف ہونا چاہتے ہو تو انجیل کو پڑھو بیشک انجیل کی تعلیم کامل ہی۔ اس کے اول سے لیکر آخر تک یہی لکھا ہی کہ تم حلیم الطبع غریب دل پاک دل ہو اپنے دشمنوں کے قصوروں کو بھی معاف کرو۔ اُنھیں پیار کرو اور اُن کے لئے پروردگار سے دعا مانگو صابر اور رضامند ہو خدا تعالیٰ کی دل و جان سے عبادت کرو۔ اپنے ہمسایوں کو اپنے جیسا سمجھو خدا تعالیٰ کی مانند پاک ہو نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے خدا تعالیٰ ہماری شاہ رگ سے بھی نزدیک ہی اگر تمام حکموں کو ظاہری طور پر مانیں اور دل حقیقی پاکیزگی اور محبت سے معرا ہو تو صرف قبر کی مانند جو باہر سے سفید اور اندر سے طرح طرح کی آلائش اور ہڈیوں سے پُر ہی ہوگا۔ حال میں بہت سے ہندو بنگالی اس ملک میں ہیں جو علم انگریزی سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ بھی اسبات کے مقر ہیں کہ کسی نے آج تک ایسی تعلیم نہیں دی جیسی کہ عیسیٰ مسیح نے دی ہی صرف پچاس برس کا عرصہ گذرا ہی کہ راجہ رام موہن رائے نے جسکا نام اب تک تمام ہندوستان میں مشہور ہی اپنے لوگوں کو شائستہ کرنے کے لئے بہت ہی سعی و کوشش کی اور انجیل سے بہت باتوں کو نکالکر چھپوایا تا کہ اُسکے ہم وطنوں کو معلوم ہو جاوے کہ خدا کو کیا کام پسند آتا ہی کیا سبب ہی کہ اُس نے باوجود عیسائی نہونیکے عیسیٰ کی تعلیم کو پسند کیا۔ صرف یہی باعث ہی کہ وہ دانا تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہہ تعلیم حقیقی اور درست ہی۔ علاوہ اس کے مسیح کے ہم عصر لوگ اُسکی تعلیم کو سنکر بے اختیار یہی کہتے تھے کہ کسی نے آج تک ایسی تعلیم نہیں دی جیسا کہ یہہ دیتا ہی۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ یہہ تعلیم عین خدا کی مرضی کے موافق ہی۔ اگر کوئی کہے کہ اور کتابوں میں بھی پاک تعلیم ہی تو میں یہہ جواب دیتا ہوں کہ بیشک لیکن انجیل کی تعلیم سراسر صحیح اور پاک ہی ہمکو اب لازم ہی کہ مسیح کے چال چلن پر بھی غور کریں۔ اگر تم از روے انصاف کے پڑھو تو تمکو معلوم ہو جاویگا کہ اُسکے افعال و اقوال بہت ہی عمدہ تھے بلکہ تم بھی اقرار کروگے کہ کوئی دنیا میں اُسکے برابر نہ تھا وہ کہتا تھا کہ باپ اور میں ایک ہوں جو کچھ اُس نے کہا یا کیا اُس کے دعوائی کے موافق تھا اکثر ایسا واقعہ ہوتا ہی کہ بڑے بڑے اُستادوں کی تعلیم اُن کے کردار کے موافق نہیں ہوتی یعنے اُنکا چال و چلن اُن کی تعلیم کے برخلاف ہوتا ہی۔ بعض بعض نے اپنی کمزوری سے واقف ہو کر کہا ہی اور اقرار بھی کر دیا ہی کہ بھائیو ایسا کرو جیسا کہ ہم سکھلاتے ہیں نہ ایسا کہ جیسا ہم کرتے ہیں۔ لیکن مسیح کا چال و چلن اُس کی تعلیم کے عین مطابق تھا وہ ہمیشہ حلیمی پرہیزگاری فروتنی محبت ہی دکھلاتا تھا۔ ہر ایک گنہگار اور کنگال کی وہ ہمدردی کرتا تھا جب اُس کے دشمن آزمایش کے طور پر اُس سے سوال کرتے تو وہ اُن کو نہایت حلیمی اور دانائی سے جواب دیتا تھا جب اُسکے دشمن اُسکو طرح طرح کی ایذا دیتے تو وہ صبر کرتا تھا بلکہ خدا سے کہتا تھا کہ اے باپ انکو معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ جب اُسکے ایک مکار شاگرد نے اُسے بوسہ سے پکڑوایا تو اُس نے صرف اُسے یہی کہا کہ اے یہودا کیا تو ابن آدم کا بوسہ لیکر اُسے پکڑاتا ہی۔ جب یروشلم کی عورتیں اسلئے کہ گنہگار لوگ اُسے صلیب



دیتے رہے جاتے تھے اُسکے پیچھے روتی آتی تھیں تو اُس نے نہیں پھر کے کہا کہ مجھ پر مت رو و لیکن آپ اور اپنے لڑکوں پر اُن آفتوں کے سبب جو اس شہر اور اسکے باشندوں پر آنے والی ہیں رُو و- اور اُسکا چال و چلن ایسا صفا اور عمدہ تھا کہ اپنے دشمنوں کو بھی کہا کہ کون تم میں سے مجھ پر عیب لگا سکتا ہی- قطع نظر اسکے مسیح انسانی اور الٰہی محبت میں بھرپور تھا اور اگرچہ ہر قسم کی آزمایش میں پڑا تو بھی کچھ قصور نہ کیا- وہ ہمیشہ جانتا تھا کہ کیا کرنا روا ہی اور ویسا کیا- یہہ اور کسی کے حق میں ہم کہہ نہیں سکتے جو شخص کلام الٰہی کی وعظ کرتا ہی اُسکو معلوم ہوگا کہ بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو نجات کا طریقہ اچھی طرح نہیں جانتے کلام الٰہی وہ ہی جو ہمیں بتلاوے کہ نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہی یہہ صفت انجیل میں ہی پائی جاتی ہی- کیونکہ وہ ہمیں صاف صاف بتلاتی ہی کہ نجات کس شرط پر حاصل ہوتی ہی- یہہ ہمکو خوب واضح کر کر سکھلاتی ہی کہ تمام آدم زاد گنہگار پریشان اور کم بخت ہیں- خدا تعالےٰ نے اُن کے حال زار پر رحم کر کے عیسیٰ مسیح کو بھیجا تاکہ جو شخص اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے- پھر عیسیٰ جب آسمان پر جانے کو تھا اُسنے وعدہ کیا کہ میں جاکے روح القدس کو بھیجوں گا تاکہ ایمانداروں کے دلوں میں اُن کی پاکیزگی رکھنے کے لئے رہے- اِس سے ثابت ہوتا ہی بیشک انجیل کی سب تعلیم خدا کی مرضی کے مطابق ہی- اور اسی بات سے انجیل کی صداقت پائی جاتی ہی خدا ہم پر اپنا فضل کرے کہ ہم جھوٹھ کو ترک کر کے سچائی کو اختیار کریں- اگرچہ ہماری جسمانی حاجتیں بیشمار ہیں خدا تعالیٰ نے اُنکے واسطے خوب بندوبست کر دیا ہی- مثلاً آنکھ کو روشنی کان کو قوت سامعہ کھانے پینے کی چیزیں اور ہوا وغیرہ غرضکہ تمام حاجتیں ضروری جو ہمکو درکار تھیں اُسنے عنایت کر دی ہیں تو کیا وہ روحانی خواہشوں کے واسطے بندوبست نہیں کریگا- ہاں کیا ہی- انجیل میں سب کچھ پایا جاتا ہی اُسکے دیکھنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ خدا کیا ہی اور اُسکی کیا کیا صفات ہیں وہ باپ کی مانند اپنی مرضی ہم پر ظاہر کرتا ہی وہ ہمکو بتلاتا ہی کہ ہمکو اپنے گناہ کی معافی کے لئے کیا کرنا چاہئے- ہم گنہگاروں کے گناہ بوسیلہ عیسیٰ معاف ہو سکتے اور بوسیلہ روح القدس کے ہم پاک ہو سکتے ہیں- ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنی نجات کا بندوبست کریں مگر عیسیٰ نے ہمارے واسطے سب کچھ کر دیا ہی- ہم یہاں مسافر ہیں ہمارا اصل گھر بہشت ہی- انجیل کی ان عمدہ باتوں سے جو روئے زمین پر کسی کتاب میں نہیں پائی جاتیں ہمیں یہی ثابت ہوتا ہی کہ بیشک انجیل خدا کا کلام ہی+

منقولات

تدابیر حفظان صحت

جناب صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب نے ایک مشورہ درباب حفظان صحت کے لکھا ہی اور صاحب اخبار کوہ نور نے اُسکو اپنے ایڈیٹوریل میں شایع کیا ہی چونکہ اب موسم اور طرح کا شروع ہوگیا ہی اسواسطے ہم اُن عمدہ تدابیر کو برائے ملاحظہ ناظرین اخبار کے صیغہ منقولات میں درج کرتے ہیں یقین ہی کہ بہت سے صاحبان اُن سے فایدہ اُٹھاویں گے اور وہ یہہ ہیں+

اوّل- یہہ کہ لوگوں کی بستی گنجان نہ ہو جس سے نقصان عظیم متصور ہی اور تاکہ ہوا اور روشنی کی آمد رفت ہر ایک حصہ گانوں میں بخوبی ہوسکے ایسا کرنا چاہئے کہ ہر ایک شارع عام اور کوچہ جات حتی المقدور سیدھے ہونے چاہئیں اور فراخ اسقدر ہوں کہ لدی ہوئی گاڑی اُن میں سے گذر سکے کوئی گلی یا کوچہ اِس سے تنگ نہ ہونا چاہئے اور زیادہ مشہور سڑکیں اسقدر فراخ ہونی چاہئیں کہ جن سے دو لدی ہوئی گاڑیں گذر سکیں اِس تدبیر سے صرف یہی فایدہ متصور نہیں ہی کہ روشنی اور ہوا کے آنیکے لئے آسانی ہو بلکہ کاروبار کے لئے بھی اس سے بڑی سہولیت ہو جائیگی اِس تجویز سے میری یہہ مراد نہیں ہی کہ واسطے فراخ اور راست کرنے کوچے اور گلیوں کے مکانات فی الفور گرائے جائیں لیکن ضرورت فراخ اور راست کرنیکو چونکے بخوبی یاد رکھنی چاہئے کہ اِس تدبیر کا عمل اُسوقت کیا جاوے جب کوئی نئی عمارت تیار کرنی ہو یا وہ پُرانے مکانات جواب گر گئے ہیں پھر بنیں+

دویم- چند خاکروب واسطے صفائی اخراج وغیرہ بستولے اور قرب جوار دیہا کے لئے نوکر رکھنے چاہئیں جو ان آدمیوں کو چاہئے کہ کچھ دور تک مثلاً پانسو گز تک برفع حاجت کے لئے جائیں اور ایک عام قاعدہ واسطے اِن آدمیوں کے ہو کہ بعد فراغت حاجت کے ایک مٹھی مٹی کی اپنے بول براز پر ڈالدیں کیونکہ اِس قاعدہ سے وہ مُضر بخارات جو اُس بول براز سے پیدا ہوتے ہیں ہوا کو خراب نہیں کرینگے البتہ بچے اِس قاعدہ کے پابند نہیں رہ سکتے لیکن اُن کے لئے کوئی خاص جگہہ واسطے رفع حاجت کے اُتنے فاصلہ پر مقرر کرنی چاہئے کہ جس سے اُنکو تکلیف نہ ہو- سرکاری خاکروب اُس جگہہ کو صاف رکھیں اور اُس جگہہ کو وقتاً فوقتاً تبدیل کرتے رہنا چاہئے تاکہ وہ زمین تھوڑے عرصہ کیلئے محفوظ رہے اور بول براز سے وہ زیادہ گندی نہو جاوے اور وقت بوقت اُس زمین سے ایکدو انچہ مٹی کھرچی جاوے اور یہہ مٹی ایک بہت فایدہ مند کھاد یعنے اروڑی ہو جائیگی+

سیوم- اور جو اروڑی مویشیوں سے خارج ہو اُسکو متصل مکانات بود و باش انسان کے جمع نہیں کرنا چاہئے

بلکہ اُنکو باہر دیہات کے جمع کرنا چاہیے اور چونکہ اروڑی ہوا اور روشنی میں کھلے رہنے سے اپنی زرخیز خاصیتوں کو کھوتی ہی اِسلئے اُسکو دو ایک انچ مٹی سے ڈھانپ دینا چاہیے اِس طریقہ سے خاصیت اروڑی کی بچی رہیگی اور مضر اثر اروڑی کا جو ہوا کو متعفن کردیتا ہی وہ بھی ہونے پائیگا

چہارم۔ مویشی کو شب کے وقت دیہاتکے اندر نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ اُنکی لید اور پیشاب ہمیشہ ہوا کو کثیف کردیتی ہی اور یہہ کثیف ہوا اُن آدمیوں کو نہایت مضر پڑتی ہی جو گنجان بستے ہیں اگر ایسا بندوبست کیاجاوے کہ جس سے مویشی دیہات کے باہر رہاکریں تو عین مصلحت ہی جو بندوبست کہ بالفعل مروج ہی اُس سے علاوہ نقصان صحت کے اروڑی کا بھی نقصان عظیم ہوتا ہی ایک گلہ مویشی یعنے اُنکے سال بھر کا گوبر اگر جمع کیاجاوے تو بلحاظ اروڑی بہت قیمتی ہی۔ قطع نظر اُس کے قیمتی ہونے کے رات کا پیشاب تو ضایع ہی ہوجاتا ہی اور ایسی بدبو پیدا کرتا ہی جو کہ تندرستی کیلئے مضر ہی ہر ایک زمیندار اسبات سے واقف ہی کہ اُس زمین پر جہاںکہ مویشی کھڑے رہتے ہیں اور پیشاب کرتے ہیں کیسی عمدہ فصل پیدا ہوتی ہی +

پنجم۔ تمام پانی ان چاہات کا جو درمیان پورانی دیہاتکے واقع ہیں یا جو نزدیک ایسے گڈہوں کے ہیں جنمیں بارش کا پانی جو نجاست آمیز جمع ہوتا ہی خراب ہی ایسا پانی درحقیقت اُس عرق سے بہتر نہیں ہی جو کہ بول براز کو چھاننے سے حاصل ہوتا ہی کیونکہ بارش کا پانی نجاست سے ملکر گڈہوں میں جاتا ہی اور وہاں سے وہ کوؤں کے پانی میں پہنچتا ہی جو پانی پینے کیلئے استعمال کیا جاوے اُن چاہات سے لینا چاہیے جو کہ صاف زمین پر واقع ہوں کہ جو زمین حیوانی یا انسانی فضلات سے خراب نہ ہو اور جنمیں قریب چالیس گز تک کوئی گڈھا ایسا نہ ہو کہ جس میں خراب پانی جمع ہوسکتا ہو۔ کوئے کی من سطح زمین سے ایک یا دو فٹ اونچی ہونی چاہیے تاکہ بارش کا پانی نجاست آمیز کوئے میں نجا سکے اور اُسکا منڈیرہ باہر کی سلامی ہو تاکہ گندہ پانی جو کہ واسطے صفا کرنے برتن یا کپڑے کے استعمال کیاجاوے کوئے میں واپس نہ چلاجاوے +

ششم۔ دیہات کی حد کے اندر گڈھے کہودنا نہایت بُرا ہی کیونکہ ایسے گڈہوں میں جو گندہ پانی جمع ہوجاتا ہی اُس سے ہوا اور پانی گندہ ہوجاتا ہی +

ہفتم۔ زمین پر پختہ فرش کرنا مفید ہی کیونکہ اِس سے بول براز اُس زمین میں غرق نہیں ہوسکتا اور برسات میں گلیوں میں کیچڑ نہیں ہونے پاتا +

مراسلات

خط

ضلع فروزپور تحصیل مکتسر میں۔ ایک عجیب مقدمہ ہوا کہ ایک جوان عورت ایک ضعیف العمر آدمی کو دیگئی جو قریب ۷۰ برس کی عمر کا ہی اور مشکل سے ایک گھنٹہ تک متواتر کھڑا رہسکتا ہی۔ اِس سادہ لوح نے ناحق دیکر اُس عورت کو حاصل کیا اور چند روز بعد وہ ہی عورت اُسکے گھر سے براہ نقب کوئی شخص نکال کرلے گیا اب وہ ضعیف العمر کبھی عورت کو روتا ہی اور کبھی روپیہ کو ملزم تو گرفتار ہوکر سزایاب ہوا لیکن عورت کا ابتک پتہ نہیں +

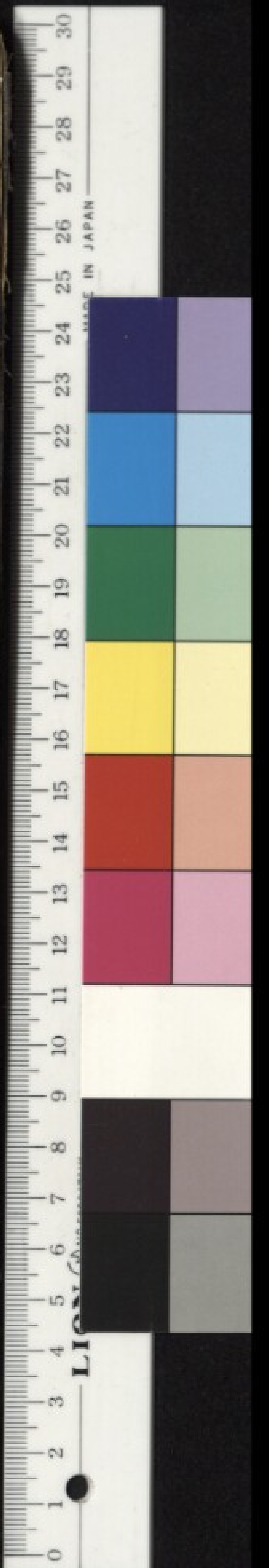
دویم علی ہذالقیاس ایک اور جوان عورت نے اپنے خاوند کو بسازش کسی اور شخص کے زہر دیدی لیکن وہ بیچارہ جان سے بچ رہا عورت نے بخوف سزا کوئے میں چھال ماری وہ بھی نہ مری اب مقدمہ درپیش ہی +

اَے جناب اڈیٹر صاحب۔ کیا آپ ایسے حالات کو سُنکر ہم ہندوستانیوں کی عقل اور تجربہ کاری پر افسوس نہیں کھاتے باوجودیکہ اِس قسم کے مقدمات ہمیشہ اور متواتر ہوتے ہیں پھر بھی اِس ملک کے لوگ ناواجب اور بے موقع شادی سے باز نہیں آتے اول تو والدین آنکھیں بند کرکے روپیہ کے لالچ میں اپنی اولاد کو جیتے جی اندہے کوئے میں ڈالتے ہیں دویم خاوند ایسے بیوقوف ہوتے ہیں کہ اپنی ضعیف العمری اور عالم شباب دلہن کیطرف کچھ خیال نہیں کرتے جسکا نتیجہ وہ پیدا ہوتا جسکی دو مثالیں مینے اوپر درج کریں۔ کاش ہماری منصف اور مہربان سرکار اس معاملہ میں بھی کوئی قانون بناوے اور اس بھاری گناہ سے جس کو روز بروز عوام آنکھ بند کرکے پانی کیطرح پیتے جاتے ہیں رہائی دلاوے۔ افسوس کہ اس سنجیدہ امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ اگر اِس بارہ میں کسی قدر قید عمر کی لگائی جاوے اور چند مُستثنیات رکھی جاویں تو اُمید ہی کہ عمدہ قانون واسطے آرام اور بچاؤ خلق اللہ کے مقرر ہوسکتا ہی۔ دیکھئے کب سرکار کو اس امر کی طرف توجہ فرمانیکے لئے فرصت ہوتی ہی فقط

الراقم م۔ د ضلع فروزپور پنجاب

اخبارات مُلکی وولائیتی

پشاور دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ حکام پشاور نے کوہاٹ کے راہوں کو خراب دیکھکر گردونواح کے رہنے والوں کو اُنکی صفائی وہمواری کا حکم دیا تھا اور لوگ تو حکم سُنکر چپ ہو رہے مگر قوم عدن خیل نے تعمیل سے اِنکار کیا تھا اِسپر اُنکو مہلت دی گئی اور یہہ بات کہی گئی کہ اگر اِس مدت میں راستہ کی درستی نہوجائیگی تو سزا تجویز پائیگی جب وہ مدت گذری اور راستہ کی



درستی نہ ہوئی تو حکام نے افسر عدن خیل کو طلب کیا اُسنے یہہ جواب دیا کہ جب ہم تعمیل حکم سرکار نہیں کرتے تو آگے کیا کریں - اِس پر حکام نے کوہاٹ کا راستہ بند کیا قلعہ میں فوج زیادہ کی اور احمد جبو ترہ کی پوسٹ میں جماعت کثیر کو بھیجدیا +

ناراضی سینٹ پیٹرزبرگ سے ایک تار برقی آئی ہی جو اِس بات کی مظہر ہی کہ نہر سویز کی خریداری کے معاملہ میں زار روس نے انگلستان کو اِسی وجہ سے ابتک کوئی مراسلت نہیں بھیجی کیونکہ وہ انگلستان کے اِس معاملہ کرنے پر ناراض ہیں + از کوہ نور

شکرانہ بازگشت جب عالی جناب شہزادہ ویلس صاحب انگلستان کو مراجعت کرینگے تو کامنس کونسل نے گرمجوشی سے استقبال اور رسوم خیر مقدم ادا کرنیکا ارادہ کیا ہی +

وینا سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر آئی کہ مقام گورسکم کے پاس ترکی فوج اور باغیوں میں جنگ ہوا ترکیوں کو شکست ہوئی توپخانہ کھو بیٹھے اور زخمیوں کے علاوہ اُنکے آٹھ سو آدمی جان سے مارے گئے +

چین - والے ایک کروڑ سکہ ٹلس روپیوں کو جنگ قوقند کی بابت تاوان دینے کا اقرار کرتے ہیں بشرطیکہ روسی بھی اپنی فوج کو وہاں سے نکال لیجانیکے لئے راضی ہوں +

شہزادہ حضور شہزادہ ویلس مع خیر و عافیت سیر و سیاحت ہندوستان سے فراغت پاکر ۱۳ ماہ حال کو جہاز پر سوار ہو گئے - خدا انکو بسلامتی لنڈن میں پہنچا دے - جبتک حضور ممدوح ہندوستان میں رہے ہر ایک حصہ ملک میں خوب رونق رہی +

ترقی ۱۸۷۶-۷۷ء کے مصارف فوجی کا جو تخمینہ ہوز آف کامنس میں ہوا ہی اُس میں کسی قدر زیادتی ہی + قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ رقم زاید اُن افسروں کی ترقی کی تجویز ہوئی ہی جنکو کمیشن کا اعزاز حاصل نہیں ہی +

سررشتہ جدید عام گزیٹ میں لکھا ہی کہ سر جان اسٹریچی صاحب نے حسب منظوری گورنمنٹ ہند ایک نیا ڈویژن صیغہ عمارت سرکاری کا مقرر کیا ہی اور نام اُسکا ارکیولاجیکل ڈویژن ہوگا اور یہہ سررشتہ آگرہ میں رہیگا - جو جو عمدہ عمارتیں بادشاہی وغیرہ کی ممالک مغربی و شمالی میں ہیں اُنکی مرمت اور درستی اِس سررشتہ سے ہوا کریگی +

برآمد معدنیات - صاحب سفیر مدارس لکھتے ہیں کہ مسٹر ایمانڈ صاحب کمشنر معدنیات فلزی سلطنت متفقہ امریکہ کی اخیر رپوٹ ۱۸۷۴ء میں شمالی امریکہ کے تمام معدنیات سے چودہ کروڑ روپیہ سے کچھ زیادہ قیمت کی فلزات دستیاب ہونا تحریر ہی منجملہ چودہ کروڑ کے پانچ کروڑ روپیہ کا سونا ہی اور باقی چاندی +

مصر ادیب عالم میں لکھا ہی کہ خدیو مصر عنقریب ۳۰ ہزار فوج جنگ البسینا کیلئے روانہ کرنیوالے ہیں چنانچہ فوجوں کو مکاسبہ ہوگیا - آٹھ جہاز علاقہ امریکہ کے سوداگروں کے روانگی فوج کیلئے کرایہ پر لینے کے واسطے بات چیت ہو چکی ہی لیکن خدیو مصر کا ارادہ خلائق کی خونریزی کا نہیں ہی بلکہ یہہ نیت ہی کہ اُس ظالم بادشاہ کے دست تظلم سے بیچاری رعایا البسینا کو نجات دیویں ملک گیری یا ایذا رسانی خلایق سے کچھ سروکار نہیں چنانچہ خدیو مصر اپنی فوج کے سپہ سالار کو یہہ حکم دے چکے ہیں کہ فوج مصر شہزادہ وڈا سے آگے تجاوز نہ کرے غرض یہہ کہ خدیو کو فتح البسینا سے کچھ علاقہ نہیں مگر یہہ کہ منذ نجر پاشا جو منجانب خدیو مصر زار الریاست شوا اکو واسطے ملاقات بادشاہ منی لک علاقہ مذکور کے گیا تھا سو اثنائی راہ میں قتل ہو گیا جسکا خدیو مصر کو بہت افسوس ہی + معلوم ہوتا ہی کہ اسکا بدلہ بہت جلد لیا جاویگا +

سینٹ پیٹرزبرگ کے ایک اخبار میں لکھا ہی کہ جب ترکستانی افسروں نے دیکھا کہ چالیس ہزار سپاہی روس غدر قوقند کے دفع کرنیکو کافی نہیں ہوسکتے تو اُنہوں نے پانچہزار فوج اور طلب کی تو ترتیب کے ساتھہ کاشغر کے سپاہی بھی ہیں جو اپنے کو مفرور سپاہی مشہور کرتے ہیں +

امیر بخارا آجکل سری سیگ میں فوج بھرتی کر رہے ہیں چونکہ امیر صاحب اِس طرف ہیں اسلئے حوالی ز رفشاں میں بغاوت پھیل گئی +

راجپوتانہ کی خبر سے معلوم ہوا کہ مسٹر بوسٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ مشرقی ریاستہائے راجپوتانہ رخصت لیکر ولایت جانیوالے ہیں اُنکی جگہہ کوئی اور صاحب مقرر ہونگے +

تمباکو مسٹر ہنری ڈلین صاحب باشندہ مقام برلنگٹن نے ایک اشتہار دیا ہی کہ جو شخص سبب میں مضمون لکھے گا اور ظاہر کریگا کہ تمباکو میں کیا برائیاں ہیں تو ہم اُسکو پچاس پونڈ دینگے اور اُس مضمون میں اِسپر بھی بحث کیجاویگی کہ اگر کم عمری میں کوئی حقہ پئے تو اُسکو کسقدر ضرر پہنچیگا +

دریادلی مشہور ہی کہ حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے ابھی تک ایک حبہ بھی اپنی کئی برس کی تنخواہ میں سے نہیں لیا ہی چنانچہ ایک مشت

۳۰ لاکھ روپیہ خزانہ سرکاری سے اب انکو ملیگا۔ بعض کا یہہ قول ہو کہ حضور موصوف اِس روپیہ سے اپنے نام کا ایک کالج یا ہسپتال ہندوستان میں بنانے والے ہیں +

ضرر۔ جو عمارت بمقام گولندا ایسٹرن بنگال ریلوے کیطرف سے ۳ لاکھ روپیہ کے بنی تھی وہ سب گنگا کی طغیانی سے نیست و نابود ہوگئی +

لودیانہ

۱۶ مارچ کو پریسبٹیرین یعنے پادریوں کی مجلس نے جس میں انبالہ و سپاتھو و یہاں کے پادری صاحبان شامل تھے سید احمد شاہ صاحب و بابو متھیاس صاحب و بابو جان ڈیلس صاحب جو ہر سہ صاحبان برائے حاصل کرنے عہدہ پادری کے تعلیم پا رہے تھے امتحان لیا۔ امتحان ۸ بجے سے شروع ہو کر شام کے دس بجے تک ہوتا رہا جس میں تینوں صاحب پاس ہوئے +

۱۹ مارچ کو دس بجے صبح کے گرجاگھر میں سید احمد شاہ صاحب و بابو متھیاس صاحب و بابو جان ڈیلس صاحب کو اُٹھو سُر جس میں جو پادری کے عہدہ کیواسطے مقرر ہیں جناب پادری روڈالف صاحب نے نصیحتیں کیں جنکو تینوں نے قبول کیا + بعد اسکے تینوں کے سر پر بموجب رسم مقرر کردہ پادری صاحبان کے ہاتھ رکھا گیا اور پادری کے عہدہ سے ہر سہ صاحبان ملقب ہوئے +

یہہ پہلی ہی دفعہ ہو کہ یہاں کے مشن میں تین ہندوستانیوں نے پادری کا عہدہ حاصل کیا +

امتحان سالانہ کا انعام جو طلبہ مدارس ضلع لودیانہ کو ہر سال تقسیم ہوا کرتا ہو امسال بھی مبلغ ہمارے کا انعام صدر سے آگیا ہو عنقریب اُسکے تقسیم کیواسطے ایک جلسہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد فرماوینگے اُس جلسہ میں وہ انعام طلبہ کو مرحمت ہوگا +

سال گذشتہ میں ہمنے ایک مضمون چھبت جودس کے میلہ کے بابت لکھا تھا جس میں یہہ دکھلایا گیا تھا کہ یہاں دیہات کی عورتیں و مرد اکثر بدتہذیبی کرتے ہیں اُسپر ہمارے محسن جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ نے خوب توجہ کی تھی۔ اب پھر التماس ہو کہ وہ ہی میلہ کل کو پھر ہوگا اگر بہ نسبت سال گذشتہ امسال انسداد فحش راگ و عبیروں کی بوچھاڑ وغیرہ کا عمل میں آوے تو عمدہ بات ہو +

۱۳ مارچ کو جناب پادری ٹومسن صاحب مقیم مشن جنیبہ یہاں تشریف لائے اور چھاپہ خانہ و کتب خانہ وغیرہ کا ملاحظہ فرمایا +

غزل

من تصنیف جیمس امریل متخلص گل از رورکی

گرچہ شفقت نہ مسیحا نے دکھائی ہوتی
آہ و غم درد سے دل کو نہ رہائی ہوتی

عارضی ہوتا میری اِس مرض سے لقمان طبیب +
کارگر اُسکی نہ ہرگز بھی دوائی ہوتی

رہبری خود نہ دلا گرچہ وہ کرتا تیری
حق سے ہرگز نہ کسی طرح رسائی ہوتی

بیقراری میں اگر دل کو نہ دیتا وہ قرار +
مثل سیماب اِسے تاب نہ آئی ہوتی

پھرتے آوارہ و سرگشتہ وہ عالم میں تمام
راہ جنت نہ اگر اُس نے بتائی ہوتی

سیر ہوتا نہ کبھو دل یہہ بغیر از عیسیٰ
ہاتھ آتی بھی اگر ساری خدائی ہوتی

دوستو تم کو بھی ملتا وہ جمال عیسیٰ
مثل گل آپکے دل میں جو صفائی ہوتی

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

۱۶ مارچ ۱۸۷۳ء

رخصت مسٹر ای بی سیڈمین صاحب قائمقام اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ڈیرہ اسمعیلخان نے چھ مہینے کی رخصت بموجب دفعہ ۱۵ مجموعہ قواعد رخصت سوا تیس دن کے ضمنی رخصت پوری تنخواہ برہ ۴۔ اپریل ۱۸۷۳ء یا اُس تاریخ سے جس تاریخ کو وہ مستفیض رخصت ہو مرحمت ہوئی +

تقرر مسٹر ایچ جی فانشا صاحب اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور تا ایام غیر حاضری مسٹر ای بی سیڈمین صاحب کے قائمقام اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ڈیرہ اسمعیلخان مقرر ہوئے +

تقرر اشخاص مندرجہ ذیل عہدہ دار جمعیت سپیشل کیمپنی قولیبا ضلع ملتان میں واسطے ایک سال کے پھر مقرر ہوئے شجاول۔ رکن الدین خنسی رام اجالی +

اختیارات کرپا رام صاحب منصف جگرانوان ضلع لودیانہ بموجب دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۰ء کے کامل اختیار تحصیلدار متذکرہ دفعہ ۵ ایکٹ ۱۹ ۱۸۶۵ء کیواسطے تجویز اور فیصل کرنے ہر قسم کے مقدمات کے جو مالیت تعدادی میں تین سو روپیہ سے زیادہ نہ ہوں تفویض ہوئے +

تقرر منوہر لعل صاحب سابق قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان تا ایام رخصت حکم چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفرگڑھ ۴ جنوری ۱۸۷۳ء سے پھر مقرر کئے گئے تھے + اشتہار پنجاب گورنمنٹ گزٹ نمبری ۴۳۔ مورخہ ۵۔ جنوری ۱۸۷۳ء منسوخ کیا گیا +

رخصت کپتان ای ایم لنگ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ملتان نے ۳۰ دن کی ضمنی رخصت بموجب دفعہ ۱۸۔ الف مجموعہ قواعد رخصت کے فرلو رخصت سے حاضر ہونیکے لئے جو انکو بموجب گورنمنٹ گزٹ حکم نمبری ۱۹۱۔ مورخہ ۲۹۔ فروری ۱۸۷۲ء کے عطا ہوئی تھی حاصل کی +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

